OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

الکوکب المضئ فی تقریر الترمذی میں مولانا سید حسین احمد مدنی کے منہج کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Maulana Sayyed Hussain Ahmad Madani's Minhaj in Al-Kukob al-Muz'i fi Saharat al-Tirmidhi

Fazlur Rahman
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, SBBU Sheringal Dir Upper.
Email: fazlurrahman020@gmail.com

Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor Department Islamic Studie, SBBU Sheringal Dir Upper.
Email: dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk

Received on: 15-04-2024 Accepted on: 18-05-2024

Abstract

It is a well-established fact that the life of the Prophet Muhammad (PBUH) serves as the best model for every person and the practical interpretation of the Quran. Therefore, a complete understanding of his sayings, actions, and commands-Hadith-holds the utmost importance. The Muhaddithin (scholars of Hadith) have worked diligently to compile the Hadith into collections like the Sihah Sittah and many other Hadith books. One such collection is Al-Jami' At-Tirmidhi. This book of Hadith is extremely beneficial and has been subjected to various detailed commentaries. Different scholars have organized its methodology and procedures according to their understanding and established rules for their work. One such commentary is written by Maulana Sayyid Husain Ahmad Madani. The scholar has adopted an extremely fine and good approach to explaining this book. It is composed of a single volume and is written in Arabic. In jurisprudential issues, he has provided detailed explanations of the views of the commentators and scholars, their differences of opinion, comparisons, and agreements in a very good and easy way for a common person to understand. He has also explained the difficult terminologies associated with Hadith. The scholar has briefly and sometimes in detail described the biographies and lifestyles of the narrators. In his lectures, the scholar has even clarified the status of narrations in light of the principles set for Hadith. Additionally, he has responded comprehensively to all objections raised against Hadiths.

Keywords: Maulana Sayyed Hussain Ahmad Madani, Al-Kukob al-Muz'i fi Saharat al-Tirmidhi, Sihah Sittah

تمہید:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا رب ہے۔ جس کی ملکیت وہ سب کچھ ہے جو زمین و آسمان میں موجود ہے۔درود و سلام ان پر جن کے ذریعے ہمیں رب ذوالجلال کا عظیم ہدایت نامہ پہنچا ہے۔انسانی ہدایت کا واحد ذریعہ قرآن مجید ہے جس کی تشریح و تفصیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے۔ "**وأنزلنا إليك الذكر لتبين للناس ما نزل إليهم**"[1] ترجمہ: اور ہم نے تم پر

یہ قرآن نازل فرمایا ہے تاکہ تم لوگوں پر نازل شدہ احکام کی خوب وضاحت فرمائے۔

اسطرح کی کی آیات بینات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ کہ قرآن کریم کی آیات کی توضیح و تفہیم آپ کے اولین فرائض میں سے ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے تمام احکامات کو صحابہ کرام کے سامنے خوب واضح کے بیان فرمائے ہیں۔ ان امکانات اور تشریحات کو آگے مسلمانوں تک پہنچانے کیلئے صحابہ کرام تابعی اور پھر امت کے علماء کرام نے اپنی زندگیاں وقف رکھی تھیں۔

ان عظیم ناموں میں سے ایک برصغیر پاک وہند کے مشہور عالم دین مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تھے۔ جنہوں نے اپنی علمی، دینی اور سیاسی خدمات کے نتیجے میں تعلیمات نبوی کا خوب چرچا کیا اور بالخصوص علوم الحدیث میں حضرت شیخ الحدیث کو ایک خاص مقام حاصل تھا اس لئے برصغیر پاک وہند کے سب سے قدیم اور بڑی درسگاہ دار العلوم دیوبند میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ اس دوران ان کے ہونہار شاگرد مولانا شمس الرحمان نے سال 1936 میں دوران درس ان کے علمی نکات کو ایک تقریر کی شکل میں جمع فرمائی۔ اور ان ملفوظات ءء الکوکب المضیٔ فی تقریر الترمذی،، کے نام سے موسوم فرمایا جو کہ مولانا سید حسین احمد مدنی کے سال 1936 کے جامع الترمذی کے دروس کا مجموعہ ہے۔ جامع ترمذی کے بہت ساری شروحات موجود ہیں لیکن اس تقریر کے اندر جو علمی نکات موجود ہیں شاید جامع ترمذی کی کسی بھی شرح میں مل جائے۔

شیخ الحدیث مولانا سید حسین احمد مدنی:

آپ کا اصل نام حسین احمد تھا 19 شوال 1296 بمطابق 1879ء کو بانگڑ ضلع اناؤں، اترپردیش ہندوستان میں پیدا ہوئے۔[2]

ابتدائی تعلیم:

ابتدائی تعلیم اپنے والدین سے حاصل کی اور پھر دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے مختلف علوم عقلیہ ونقلیہ اور بالخصوص حدیث اور فقہ میں خوب مہارت حاصل کی۔

شخصیت و کردار:

آپ نے اپنی ساری عمر علم دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے وقف کردی اور اس میدان میں کئے اہم کارنامے سرانجام دیئے آپ کا طرز تدریس بہت شاندار اور مؤثر تھا۔ جس کی وجہ سے طالبان علوم نبوت آپ کی طرف متوجہ ہوئے آپ کی شخصیت میں خاکساری، تحمل و برداشت اور علم و فقاہت کا ایک خاص مقام تھا۔ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی اہمیت اور دین اسلام کی حقیقی شکل پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔

وفات:

13 جماد الاول بمطابق 5 دسمبر 1957 کو بروز جمعرات دوپہر کو دیوبند کے مقام پر ان کا انتقال ہوا اس زمانے کے ایک بڑے محدث شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہاں تدفین بھی ہوئے۔

تعارف الکوکب المضیئ فی تقریر الترمذی:

مولانا انور شاہ کشمیری کے دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث کے منصب سے سبکدوش ہونے کے بعد شیخ الاسلام مولانا سید حسن احمد مدنی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔اس دوران آپ بطور خاص جامع بخاری اور جامع ترمذی کے دروس کا اہتمام فرماتے تھے۔[3] سال 1365ھ بمطابق 1946ء کے دوران کلاس دورہ حدیث کے ایک طالب العلم مولانا شمس الرحمان (جو کہ پاکستان کے صوبہ خیر پختو نخواکے ضلع دیر سے تعلق رکھتے تھے) نے ان کے زبان مبارک سے براہ راست جامع ترمذی جلد اول کے دروس کو بقلم خود عربی زبان میں قلمبند کر کے اس مجموعہ تقاریر کو ءءالکوکب المضیئ فی تقریر الترمذی،، کے نام سے موصوم کیا ہے۔جو کہ اہم فقہی مسائل اور احادیث مبارکہ کی تشریح و توضیح کے قیمتی مباحث پر مشتمل ہے۔جو کہ عوام وخواص کے لئے یکساں مفید ہے اس مجموعہ تقاریر میں جو انداز اور اسلوب اپنایا گیا وہ حسب ذیل ہے۔

احادیث میں تعارض، تطبیق کا عمل:

حضرت شیخ الحدیث مسلک احناف کے اصول کی مطابق جب کبھی احادیث میں تناقض یا تضاد پاتے ہیں تو ان کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ ان احادیث میں جمع و تطبیق (یعنی مختلف احادیث کو باہم ہم آہنگ کرنا) کیا جائے۔

مطلب یہ کہ کوئی ایسی تعبیر یا تشریح تلاش کی جائے کہ جس سے تمام احادیث کے معانی محفوظ رہیں اور کسی بھی حدیث کو ترک نہ کرنا پڑے۔اس طرح تمام احادیث کو کسی نہ کسی درجہ میں معمول بہا بن جائیں۔اس نظریے کے مطابق، اگر دو روایات بظاہر متعارض نظر آتیں، تو حضرت شیخ ان روایات کو باہمی مطابقت دینے کی کوشش کرتے تھے تاکہ دونوں روایات کے معانی اور اہمیت کو برقرار رہ سکے۔

مثلاً

باب النهي عن البول قائما:

قوله من قال انه عليه السلام كان يبول قائما فلا تصدقه ذهب الجمهور الى ان البول قائما مكروه والنهي للتنزيه وهذا عند رشائيں فيها الكناسه والقذره والاوساخ واضافتها الى القوم للتخصيص تمليكي فلا يريد ان البول كان في ملك الغير هذه المواضع يكون فيه اذنا عاما قوله فبال قائما هذا يعارض ما تقدم من حديث عائشه فان قولها نص في النفي وهذا يدل على ثبوت ابو النعيشه تخبر عن عملها وهو منحصر على ما صدر من رسول الله داخل البيت ويجوز انه عليه السلام ما بال قائما في البيت وحزيفه يخبر عن علمه بانه راه عليه السلام خارج البيت يبول قائما وايضا حديث عائشه لبيان العاده وحديث حذيفه لبيان واقعه خاصه ولا تعارضوا ويكون البول قائما لبيان الجواز او كان ببدنه فكان معذورا عن القعود كما ورد عن ابي هريره انه كان لوجع لمابضه باطن الركبه او كان لوجع على صلبه وكان هذا داء له او للاحتراز عن التلويث بالنجاسه.[4]

ترجمہ:

عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہے کہ جس نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے، اسے سچا نہ مانو۔"اس بارے میں جمہور

علماء کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے اور اس کی ممانعت تنزیہی (یعنی ناپسندیدگی) کے درجے میں ہے۔ یہ اس وقت ہے جب ایسی جگہ پیشاب کیا جائے جہاں گندگی، کچرا یا نجاست ہو۔ اس قسم کے مقامات کو قوم کی طرف منسوب کرنا ان کی ملکیت کی تخصیص کے لیے ہوتا ہے، یعنی یہ نہیں کہا جا رہا کہ پیشاب کسی دوسرے کی ملکیت میں کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

یہ روایت حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے متعارض (بظاہر مختلف) معلوم ہوتی ہے جس میں انہوں نے نبی ﷺ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی نفی کی ہے۔ تاہم، حضرت عائشہؓ اپنے علم کے مطابق خبر دے رہی ہیں، اور ان کا علم رسول اللہ ﷺ کے گھر کے اندر کے اعمال تک محدود تھا۔ ممکن ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھر کے اندر کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا ہو، جبکہ حضرت حذیفہؓ نے باہر کا واقعہ بیان کیا، جہاں انہوں نے خود نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ مزید یہ کہ حضرت عائشہؓ کی روایت نبی ﷺ کی عادت کو بیان کرتی ہے، جبکہ حضرت حذیفہؓ کی روایت ایک خاص واقعہ کو بیان کرتی ہے، اس لیے دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا یا تو جواز کی وضاحت کے لیے تھا، یا آپ ﷺ کسی عذر کی بنا پر بیٹھنے سے قاصر تھے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہیں گھٹنے کے اندرونی حصے میں درد تھا، یا آپ ﷺ کو کمر میں کسی تکلیف کا سامنا تھا، یا یہ اس لیے کیا کہ نجاست کے کپڑوں پر لگنے سے بچا جا سکے۔

باب کے اول میں فقہی مذاہب کا بیان:

جب بھی شیخ الحدیث باب کا عنوان بیان کرتے ہیں اور یہ کسی فقہی مسئلے سے متعلق ہوتا ہے، تو وہ اس مسئلے میں موجود تمام فقہی مذاہب کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

مثلاً:

ان في مساله الاستقبال والاستدبار مذاهب ثمانيه والمشهور منها اربعة والاربعة الباقيه شاذه

الاول: المنع مطلقا سواء كان في الصحراء او البنيان وهو مذهب ابي حنيفه

والثاني: الجواز مطلقا وهو مذهب اهل الظواهر

وثالثها: المنع في الصحراء والجواز في البنيان وهو مذهب الشافعي

ورابعها: جواز الاستدبار في الكنف والبنيان ومنع الاستقبال مطلقا وهو مذهب احمد وابي يوسف وهو روايه شاذه عند ابي حنيفه[5]

ترجمہ: اس معاملے میں کل آٹھ مذاہب ہیں۔ مشہور مذاہب ان میں سے چار ہیں، جبکہ باقی چار شاذ ہیں۔

پہلا: مطلق ممانعت، چاہے صحرا میں ہو یا آبادیوں میں، اور یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

دوسرا: مطلق اجازت، اور یہ اہل الظواہر کا مذہب ہے۔

تیسرا: صحرا میں ممانعت اور آبادیوں میں اجازت، اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذھب ہے۔

چوتھا: آبادیوں میں استدبار کی اجازت اور استقبال میں مطلق ممانعت، اور یہ امام احمد اور امام ابویوسف کا مذھب ہے، اور امام ابو حنیفہ کی بھی ایک شاذ روایت ہے۔

مشکل الفاظ کی وضاحت اور تشریح:

حدیث کے کلمات کی وضاحت میں شیخ الحدیث کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب بھی کوئی حرف یا کلمہ درمیان میں ایسا آئے جو کلمات کے باہمی ربط یا معنی میں اہم کردار ادا کرے، وہ اس کی وضاحت لازمی کرتے ہیں۔

مثلا:

الغائط في اللغه الارض المنخفضه ويطلق على ما يخرج من الانسان من الفضلات مجازا فاريد من الغائط المذكوره ها هنا معنى حقيقه ومن الثاني معنى مجازا[6]

ترجمہ: عربی زبان میں "الغائط" کا حقیقی معنی زمین کا نچلا حصہ ہے۔ جبکہ مجازی معنی میں، یہ انسان کے فضلات کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر "الغائط" کا حقیقی معنی زمین کا نچلا حصہ ہے اور مجازی معنی انسان کے فضلات۔

حدیث کی سندی حیثیت کی وضاحت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ درس کے دوران احادیث کی اسنادی حیثیت پر بھی بحث کرتے تھے۔ اگرچہ آپ تمام احادیث کے اسناد اور راویوں پر بحث نہیں کرتے تھے، لیکن جب بھی ضرورت محسوس کرتے، حدیث کی سندی حیثیت پر علمی تبصرہ ضرور فرماتے تھے۔

باب ما يقول بعد الوضوء

قوله في اسناده اضطراب وهوهاهنا من وجهين الاول ان لم يذكر الواسده بين ادريس وعمر بن الخطاب والثاني عدم ذكر الواسطه بين ابي عثمان عمر بن الخطاب وهو جبير بن نوفير والمصنف نسب هذا الاضطراب الى زيد بن حباب لكنه يسهو منه فانا كلا الروايتين ذكرهما مسلم في صحيحه باب الواسطه في كل منهما قال حدثنا ابو بكر ابن ابي شيباء قال حدثنا زيد بن حباب قال حدثنا معاويه ابن صالح عن ربيع ابن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن عقبه بن عامر الجهني وابي عثمان عن جبير بن نوفير ابن مالك الخضري عن عقبه ابن عامر الجهني ان رسول الله الحديث الخ وذكر ابو داوود في بابي كراهيه الوسوسه بحديث النفس في الصلاه فقال حدثنا عثمان ابن ابي شيبه نا زيد بن حباب عن معاويه ابن صالح عن ربيعه بن يزيده هنا بادريس الخولاني وعن جبير بن نوفير عن غبي بن عامر فذكر الحديث انما الاضطراب وقع من استاد المصنف او من المصنف [7]

ترجمہ: اس کی اسناد میں اضطراب ہے اور یہاں دو وجوہات ہے۔

1. ادریس اور عمر بن الخطاب کے درمیان واسطہ کا ذکر نہ ہونا۔

2. ابو عثمان اور عمر بن الخطاب کے درمیان واسطہ کا ذکر نہ ہونا، جو کہ جبیر بن نفیر ہے۔

مصنف نے اس اضطراب کو زید بن حباب کی طرف منسوب کیا لیکن وہ بھول گئے ہیں، کیونکہ دونوں روایتیں مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کی ہیں، ہر ایک میں واسطہ کے ساتھ۔ کہا" ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے زید بن حباب نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے معاویہ بن صالح نے حدیث بیان کی، ربیع بن یزید سے، ابوادریس الخولانی سے، عقبہ بن عامر جہنی اور ابو عثمان سے، جبیر بن نُفیر بن مالک الحضری سے، کہ عقبہ بن عامر جہنی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث ابوداوودنے بھی نقل کیا ہے فرماتے ہیں۔
کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا" ہم سے زید بن حباب نے حدیث بیان کی، معاویہ بن صالح سے، ربیع بن یزید سے، یہاں ابوادریس الخولانی سے، اور جبیر بن نُفیر سے، عُقبی بن عامر سے حدیث ذکر کی۔ یقیناً یہ اضطراب مصنف کے استاد یا مصنف سے ہوا ہے۔

باب میں موجود فقہی مسائل کی مکمل وضاحت اور اختلافات علماء کا ذکر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منہج یہ ہے کہ آپ باب میں موجود تمام فقہی مسائل کی مکمل وضاحت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ فقہاء اسلام کے اختلافات بھی دلائل ساتھ بیان کرتے ہیں۔

مثلا باب المضمضه والاستنشاق---

ان المضمضه والاستنشاق على خمسه اوجه اما بغرفه واحده او بغرفتين او بثلاث غرفات او بسته غرفات ثلاثه للفم وثلاثه للانف ثم في الاول صوره الوصل والفصل وفي الثالث الوصل فقط وفي الثاني الفصل فقد وفي الرابع الفصل فقط والمختار عند ابي حنيفه ومن تبعه الوجه الخامس الفصل بسته غرفات وان كان كلا منها جائزا وروى الترمذي عن الشافعي ما هو المختار الحنفيه وفي روايه اخرى عن الشافعي الوجه الرابع اي الوصل بثلاث عرفات وهو مختار الشوافع [8]

ترجمہ:

مضمضہ اور استنشاق پانچ طریقوں سے کیے جا سکتے ہیں۔ ایک چلو پانی، دو چلو، تین چلو، یا چھ چلو تین منہ کے لیے اور تین ناک کے لیے۔ پہلا طریقہ دونوں کو اتصال کیساتھ کرنا ہے۔ تیسرا طریقہ صرف منہ صاف کرنے کیلئے ہے، دوسرا طریقہ صرف ناک صاف کرنے کیلئے ہے، اور چوتھا ان کو الگ کرتا ہے۔ ابو حنیفہ اور ان کے پیروکاروں کے مطابق ترجیح دی گئی پانچویں طریقے کو حالانکہ سبھی طریقے جائز ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہے کہ امام الشافعی کے نزدیک چوتھا طریقہ بہتر ہے۔ جو تین چلو پانی کے ساتھ ملانا ہے

خلاصہ بحث:

درج بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ الحدیث حسین احمد مدنی کی تقریر کو جس بہترین اور اعلیٰ انداز میں مرتب کی گئی ہے، اس کا اندازہ اس کی منہج سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ شیخ الحدیث کی اس تقریر اور تفصیل کے بعد جامع ترمذی کا فہم عوام و خواص کے لئے یکساں آسان ہو گیا ہے۔ حسن ترتیب کا اندازہ ذیل کلمات سے بخوبی واضح ہے:

1. متعارض احادیث کا ایسا حل پیش کیا گیا ہے کہ تعارض حتّی الامکان ختم کر دیا گیا ہے۔

2. فقہاء کے درمیان پایا جانے والا اختلاف کو دلائل کی بنیاد پر کھل کر واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

3. متن حدیث کے ساتھ ساتھ، سند حدیث پر بھی بوقت ضرورت دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

4. مختلف ابواب کے اندر موجود فقہی مسائل کو انتہائی سہل انداز میں پیش کیے گئے ہیں جس کی بدولت فقہی مسائل کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا آسان ہو گیا ہے۔

5. اس تقریر میں احادیث کے مشکل الفاظ اور کلمات کی ایسی وضاحت کی گئی ہے کہ ان الفاظ کی وجہ سے بادی النظر میں پیش آنے والے شبہات اور اشکالات کا بہترین حل پیش کیا گیا ہے۔

6. اس تقریر میں فقہائے اربعہ کے علاوہ بہت سارے دیگر فقہاء عظام کی آراء بھی بیان ہوئی ہیں جس سے فقہی مسائل کے فہم میں بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے۔۔ سورہ النحل، 16/44۔

حوالہ جات (References)

---

[1] ۔سورۃ النحل، 16/44۔

1.Surah Al-Nahl, 44/16.

[2] ۔ابوالحسن علی، ندوی، تذکرہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، ناشر: سید احمد شہید اکیڈمی دار عرفات، تکیہ کلاں، رائے بریلی، جون 2016، ص 27۔

2.Abu Al-Hasan Ali, Nadwi, Tazikrah Sheikhul-Islam Hazrat Maulana Syed Hussain Ahmad Madani, .Publisher: Syed Ahmad Shaheed Akademi Dar Arafat, Takiya Kalan, Rae Bareilly, June 2016, p. 27

[3] ۔ابو سلمان، ڈاکٹر، شاہجہان پوری، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک سیاسی مطالعہ، ناشر: مجلس یادگار شیخ الاسلام پاکستان جنوری 1987، ص 20۔

3.Abu Salman, Dr. Shahjahan Puri, Shaykh-ul-Islam Maulana Hussain Ahmad Madani A Political .Study, Publisher: Majlis Yadgar Shaykh-ul-Islam Pakistan January 1987, p. 20

[4] ۔ حسین احمد، شیخ الاسلام، مدنی، الکوکب المضئ فی تقریر الترمذی، غیر مطبوعہ، ص 6۔

4.Hussain Ahmad, Shaykh al-Islam, Madani, al-Kukab al-Muzda'i in the speech of al-Tirmidhi, .unpublished, p. 6

[5] ۔ حسین احمد، شیخ الاسلام، مدنی، الکوکب المضئ فی تقریر الترمذی، غیر مطبوعہ، ص 5۔

Hussain Ahmad, Shaykh al-Islam, Madani, Al-Kukab al-Muda'i in the speech of al-Tirmidhi, 5.unpublished, p. 5

[6] ۔ حسین احمد، شیخ الاسلام، مدنی، الکوکب المضئ فی تقریر الترمذی، غیر مطبوعہ، ص 5۔

Hussain Ahmad, Shaykh al-Islam, Madani, Al-Kukab al-Muza'i in the speech of al-Tirmidhi, 6.unpublished, p. 5

[7] ۔ حسین احمد، شیخ الاسلام، مدنی، الکوکب المضئ فی تقریر الترمذی، غیر مطبوعہ، ص 14۔

Hussain Ahmad, Shaykh al-Islam, Madani, Al-Kukab al-Muda'i in the speech of al-Tirmidhi, . 7.unpublished, p. 14

8 ۔ حسین احمد، شیخ الاسلام، مدنی، الکوکب المضئی فی تقریر الترمذی، غیر مطبوعہ، ص10۔

8Hussain Ahmad, Shaykh al-Islam, Madani, al-Kukab al-Muda'i in the speech of al-Tirmidhi, . unpublished, p. 10